مسئلة
التداوی بالمحرم
یعنی
حرام اشیاء سے علاج کا حکم
حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم
ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن
میمن اسلامک پبلشرز
۱۸۸/۱، لیاقت آباد، کراچی ۱۹

حرام اشیاء سے علاج کا حکم

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز
۱۸۸/۱، لیاقت آباد، کراچی ۱۹

①

''حرام اشیاء سے علاج کا حکم'' یہ مقالہ بھی حضرت والا مدظلہم نے ''تکملة فتح الملهم'' (ج ۲ ص ۳۰۱) میں ''مسئلة التداوی بالمحرم'' کے عنوان سے تحریر فرمایا تھا۔ احقر نے اس کا اردو ترجمہ کر دیا ہے۔

محمد عبداللہ میمن

سابق استاذ دارالعلوم کراچی

۳ رذی الحجہ ۱۴۲۴ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

حرام اشیاء سے علاج کا حکم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ
وَالصَّلٰوةَ .وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ
وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ، أَمَّا بَعْدُ!

حدیث عرنیین

(3)

عن انس بن مالك رضى الله عنه أن ناساً من عرينة قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فاجتووها فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان شئتم ان تخرجوا الى ابل الصدقة فتشربوا من ألبانها وأبو الها۔

(مسلم، كتاب القسامة، باب حكم المحاربين والمرتدين)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے، وہ لوگ سوزش کی بیماری میں مبتلا ہوگئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو مدینہ سے باہر صدقہ کے اونٹوں کے پاس چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔

جو حضرات فقہاء حرام اور ناپاک چیزوں سے علاج کو جائز قرار دیتے ہیں، وہ مندرجہ بالا حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ حرام اور ناپاک چیزوں سے علاج کے بارے میں فقہاء کے مذاہب مختلف ہیں۔

(۱) حنابلہ کا مذہب

حضرات حنابلہ حرام چیزوں سے علاج کرنے کو مطلقاً ناجائز قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولا يجوز التداوى بمحرم ولا بشئى فيه محرم مثل ألبان الأتن ولحم شئى من المحرمات ولا شرب الخمر للتداوى به لماذكرنا من الخبر۔

(المغنى، كتاب الاطعمة، ج ۱۱ ص ۸۳) (والشرح الكبير، ج ۱۱ ص ۱۰۸)

حرام چیزوں سے علاج جائز نہیں۔ اور نہ ہی ایسی چیز

سے جس میں حرام چیز شامل ہو جیسے گدھیوں کے دودھ
سے اور حرام جانوروں کے گوشت سے علاج کرنا، اور
علاج کے لئے شراب پینا بھی جائز نہیں جیسا کہ ہم
نے حدیث سے بیان کیا۔

شوافع کا مذہب اور ان کی دلیل

شوافع کے نزدیک ایسے محرمات سے علاج کرنا درست ہے جس میں نشہ نہ ہو، بشرطیکہ وہی چیز اس بیماری کے علاج کے لئے متعین ہو، لہذا نشہ آور چیز سے علاج کرنا ان حضرات کے نزدیک بھی جائز نہیں۔ چنانچہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ ''مجموع شرح المہذب'' میں فرماتے ہیں۔

مذهبنا جواز التداوی بجميع النجاسات سوى المسكر...... دليلنا حديث العرنيين وهوفي الصحيحين كماسبق وهو محمول على شربهم الأبوال للتداوى كماهو ظاهر الحديث، وحديث "لم يجعل شفاء كم" محمول على عدم الحاجة اليه بأن يكون هناك مايغنى عنه ويقوم مقامه من الأدوية الطاهرة وقال البيهقى، هذان الحديثان ان صحاحملا على النهى عن التداوى بالمسكر وعلى التداوى بالحرام من غير ضرورة

للجمع بينها وبين حديث العرنيين۔

(المجموع شرح المهذب، ج۹، ص۵۲)

یعنی ہمارا مذہب یہ ہے کہ سوائے نشہ آور چیز کے تمام ناپاک چیزوں سے علاج جائز ہے۔ ہماری دلیل ''حدیث العرنیین'' ہے جو صحیحین میں مذکور ہے، یہ حدیث ان لوگوں کے علاج کے طور پر پیشاب پینے پر محمول ہے جیسا کہ ظاہر حدیث یہی ہے اور حدیث شریف میں یہ جو الفاظ آئے ہیں کہ ''لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم'' یعنی اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں شفاء نہیں رکھی جو تم پر حرام کی گئی ہیں، یہ حدیث اس صورت پر محمول ہے جب علاج کے لئے اس چیز کی ضرورت نہ ہو بلکہ علاج کیلئے اس کے متبادل کوئی دوسری پاک چیز بھی موجود ہے جو اس حرام چیز سے مستغنی کرنے والی ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر (ممانعت والی) یہ دونوں حدیثیں صحیح ہوں تو ان ممانعت والی حدیثوں کو ''تداوی بالمسکر'' سے نہی پر محمول کیا جائے گا اور بلا ضرورت تداوی بالحرام والی صورت پر محمول کیا جائے گا تاکہ ان احادیث کے درمیان اور حدیث عرنیین کے درمیان تطبیق ہو سکے۔

(۷)

مالکیہ کا مذہب

مالکیہ کا مذہب اس مسئلہ میں حنابلہ کی طرح ہے، لہٰذا ان کے نزدیک تداوی بالمحرم کسی حال میں جائز نہیں۔ چنانچہ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۱۳ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

وان کانت المیتة قائمة بعینها فقد قال

سحنون لا يتداوى بهابحال ولا بخنزير، لأن منها عوضا حلالاً، بخلاف المجاعة وكذلك الخمرلا يتداوى بها۔

(تفسير قرطبی، سورة بقرة: ۲۱۳)

اگر مردہ جانور بعینہ موجود ہوتو اس کے بارے میں امام سحنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے ذریعہ کسی حال میں علاج نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی خنزیر سے علاج کیا جائے گا۔

اسی طرح امام موّاق رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''التاج والاکلیل'' میں فرماتے ہیں:

وأما التداوى بها (أى بالخمر) فمشهور المذهب أنه لايحل، واذا قلنا: انه لا يجوز التداوى بها لا يجوز استعمالها للضرورة فالفرق ان التداوى لا يتيقن البرء بها۔

(التاج والإكليل للمواق ج۳ ص ۲۳۳)

شراب سے علاج کے بارے میں مشہور مذہب یہ ہے کہ حلال نہیں، اور جب ہم نے یہ کہا کہ اس سے علاج کرنا جائز نہیں تو اس کا معنی یہ ہیں کہ ضرورۃ کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں، فرق یہ ہے کہ اس سے علاج

کے نتیجے میں صحت حاصل ہو جانا یقینی نہیں ہے۔

احناف کے مذاہب اور ان کے استدلالات

اس مسئلہ میں علماء احناف کے اقوال مختلف ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ ان کے نزدیک "تداوی بالمحرم" جائز نہیں، چنانچہ امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وعلی قول أبی حنیفة رحمه الله لا یجوز شربه (یعنی بول مایوکل لحمه) للتداوی وغیره بقوله صلی الله علیه وسلم: ان الله تعالیٰ لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم وعند محمد رحمه الله یجوز شربه للتداوی وغیره لأنه طاهر عنده وعند أبی یوسف رحمه الله یجوز شربه للتداوی لاغیر، عملاً بحدیث العرنیین۔

(المبسوط للسرخسی باب الوضوء والغسل ج ۱ ص ۵۴)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق علاج وغیرہ کے لئے ان جانوروں کا بھی پیشاب پینا جائز نہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو چیزیں تم پر حرام ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر تمہارے لئے شفاء نہیں رکھی۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک علاج وغیرہ کے لئے ایسے جانوروں کا پیشاب پینا جائز ہے کیونکہ وہ پاک

ہے، اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث عرنیین پر عمل کرتے ہوئے صرف علاج کے طور پر ایسے جانوروں کا پیشاب پینا جائز ہے، دوسرے مقاصد کے لئے جائز نہیں۔

علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ ''البحر الرائق'' میں فرماتے ہیں:

وقال ابویوسف: یجوز للتداوی لأنه لماورد الحدیث به فی قصة العرنیین جاز التداوی به وان کان نجسا...... ووجه قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه أنه نجس والتداوی بالطاهر المحرم کلبن الأتان لایجوز فماظنك بالنجس، ولأن الحرمة ثابتة فلا یعرض عنها اِلّا بتیقن الشفاء وتأویل ماروی فی قصة العرنیین أنه علیه السلام عرف شفاءهم فیه وحیاً ولم یوجد تیقن شفاء غیرهم لأن المرجع فیه الأطباء وقولهم لیس بحجة قطعیة وجاز أن یکون شفاء قوم دون قوم لاختلاف الأمزجة حتی لوتعین الحرام مدفعا للهلاك الآن یحلّ کالمیتة والخمرعنه الضرورة۔ (البحرالرائق ج۱ ص۱۱۵)

یعنی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حرام سے علاج کرنا

جائز ہے، اس لئے کہ عرنیین کے واقعہ میں جو حدیث وارد ہوئی ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے ذریعہ علاج کرنا جائز ہے اگرچہ وہ ناپاک ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عدم جواز کی وجہ یہ ہے کہ وہ ناپاک ہے، جب ایسی چیز جو پاک ہو اور حرام ہو جیسے گدھی کا دودھ، اس سے علاج جائز نہیں تو پھر وہ چیز جو حرام ہونے کے ساتھ ساتھ ناپاک بھی ہو تو اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ دوسرے یہ کہ اس کی حرمت حدیث سے ثابت ہے، لہٰذا جو چیز حدیث سے ثابت ہو، اس سے اس وقت تک انحراف نہیں کیا جائے گا جب تک شفاء یقینی نہ ہو۔ اور عرنیین والے قصّہ کی یہ تاویل کی جائے گی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حق میں شفاء کا یقینی ہونا وحی کے ذریعہ معلوم ہوگیا تھا، جبکہ دوسرے لوگوں کے حق میں شفاء کا یقینی ہونا معلوم نہیں ہوسکتا، اس لئے کہ شفاء کا یقینی اور غیر یقینی کا پتہ چلانے کا ذریعہ اطبّاء ہیں اور اس بارے میں ان کا قول حجت قطعیہ نہیں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ لوگوں کو شفاء ہو جائے اور دوسرے لوگوں کو شفاء نہ ہو، کیونکہ مزاجوں کے اندر اختلاف پایا جاتا ہے، چنانچہ اگر کسی حرام چیز کے بارے میں متعین طور پر معلوم ہو جائے کہ اس کے ذریعہ مریض کی جان بچ جائے گی تو وہ چیز حلال ہو جائے گی جیسے ضرورت کے وقت مردار جانور اور شراب حلال ہو جاتی ہے۔

اکثر مشائخ حنفیہ کا فتویٰ اور ان کے دلائل

لیکن اکثر مشائخ حنفیہ نے حرام سے علاج کرنے کے جواز کا فتوی دیا ہے، بشرطیکہ ماہر معالج یہ بتائے کہ اس مریض کے لئے اس کے علاوہ کوئی اور

(۱۵)

دوا نہیں ہے، چنانچہ علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقد وقع الاختلاف بین مشایخنا فی التداوی بالمحرم، ففی النهایة عن الذخیرة: الا ستشفاء بالحرام یجوز اذاعلم أن فیه شفاء ولم یعلم دواء آخر اھ وفی فتاوی قاضیخان معزیا الی نصربن سلام: معنی قول علیه السلام: ان اللّٰه لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم، انما قال ذلک فی الأشیاء التی لایکون فیها شفاء فأما اذاکان فیها شفاء فلا بأس به، اَلا تری ان العطشان یحل له شرب الخمر للضرورة اھ۔

(البحر الرائق ج ۱ ص۱۱۶)

(۱۱)

یعنی ہمارے مشائخ کے درمیان ''تداوی بالمحرم'' کے مسئلے میں اختلاف واقع ہوا ہے، چنانچہ ''نہایہ'' میں ''ذخیرہ'' سے یہ منقول ہے کہ حرام سے شفاء حاصل کرنا جائز ہے جب یہ معلوم ہو کہ اس کے اندر شفاء ہے اور کسی دوسری دواء کے بارے میں علم نہ ہو۔ فتاوی قاضی خان میں نصر بن سلام کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد:

''ان اللّٰہ لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم''

اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جو چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں۔

ان اشیاء کے بارے میں ہے کہ جن میں شفاء نہیں ہے، لیکن اگر کسی چیز میں شفاء ہے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ پیاسے انسان کے لئے ضرورت کے وقت شراب پینا حلال ہے۔

(12)

اوپر کی تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ مشائخ حنفیہ نے تداوی بالمحرم کے جواز میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتوی دیا ہے جبکہ طبیب کو اس بیماری کے لئے کوئی دوسری دوا معلوم نہ ہو، البتہ یہ بات مجھے کہیں نہیں ملی کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جواز کے قول میں اس بات کو شرط قرار دیا ہے کہ طبیب کو اس مرض کے لئے دوسری دوا کا علم نہ ہو یا شرط قرار نہیں دیا؟ امام سرخسی اور علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہما کی نقل کردہ عبارات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک کسی شرط کے بغیر مطلق تداوی بالمحرم جائز ہے، لیکن مشائخ حنفیہ نے ان کے قول کو صرف خاص صورت میں ہی اختیار کیا ہے، وہ یہ کہ طبیب کو جب اس مرض کے لئے کسی دوسری حلال دوا کا علم نہ ہو۔

(13)

حرام اشیاء سے علاج ناجائز ہونے پر استدلالات

جو حضرات فقہاء ''تداوی بالمحرم'' کو حرام قرار دیتے ہیں، وہ مندرجہ ذیل احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔

۱۔ عن أبی الدرداء رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ان اللّٰہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تتداووا بالحرام۔

(ابو داؤد، کتاب الطبّ، باب الأ دویۃ المکروھۃ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں نازل فرمائی ہیں اور ہر بیماری کے لئے دوا ہے، لہٰذا علاج کرو اور حرام سے علاج مت کرو۔

۲۔ عن عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللّٰہ عنه أن طبيباً سئل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم عن ضفدع یجعلها فی دواء فنهاه النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم عن قتلها۔ (ایضاً)

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے بارے میں سوال کیا کہ کیا میں اس کو دواء میں شامل کرسکتا ہوں؟ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل سے منع فرمایا۔

(۱۶)

۳۔ عن أبی هريرة رضی اللّٰہ عنه قال: نهیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عن الدواء الخبيث۔ (ایضاً)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپاک دوا کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۴۔ عن وائل بن حجر رضی اللّٰہ عنه: ذكر طارق بن سويد اوسويد بن طارق، سأل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم عن الخمر فنهاه

ثم سأله فنهاه فقال له: یا نبی اللّٰہ ! انها دواء، قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم: لا ولکنها داء۔

(ایضاً، وابن ماجه فی الطب، رقم ۳۵۰۰، والدارمی فی الاشربة،۲:۳۸، رقم۲۱۰۲)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سوید یا سوید بن طارق نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے استعمال کے بارے میں سوال کیا، آپ نے منع فرمادیا، دوبارہ سوال کیا، آپ نے پھر منع فرما دیا، انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو ایک دوا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! نہیں بلکہ یہ بیماری ہے۔

۵۔ اخبرنا احمد بن علی بن المثنی حدثنا ابوخیثمة حدثنا جریر عن الشیبانی عن حسان بن مخارق قال: قالت أم سلمة: اشتکت ابنة لی فنبذت لها فی کوز فدخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم و هویغلی فقال: ماهذا؟ فقلت: ان ابنتی اشتکت فنبذت لها هذا، فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ان اللّٰہ لم یجعل شفاء کم فی حرام۔

(اخرج ابن حبّان فی صحیحه، وراجع: موارد الظمآن للهیثمی ص۳۳۹، رقم ۱۳۹۷)

حضرت ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میری بیٹی بیمار ہوگئی تو میں

نے ایک کوزہ میں اس کے لئے نبیذ بنائی، اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس نبیذ میں اُبال آرہا تھا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میری بیٹی بیمار ہوگئی ہے، اس لئے میں نے اس کے لئے نبیذ بنائی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کے اندر تمہارے لئے شفاء نہیں رکھی ہے۔

۶۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "شرح معانی الآثار" کے "باب ما یؤکل لحمه" میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

ماکان اللّٰہ لیجعل فی رجس اوفیما حرم شفاء

یعنی اللہ تعالیٰ نے ناپاک اور حرام چیز میں شفاء نہیں رکھی۔

ایک اور روایت حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ:

اشتکی رجل منا فنعت له السکر فأتینا عبد اللّٰہ فسألناه فقال: ان اللّٰہ لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم۔

یعنی ہم میں سے ایک شخص بیمار ہوگیا، اس کے لئے بطور علاج نشہ آور چیز بتلائی گئی، تو ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

نے یہ اثر صحیح بخاری کی ''کتاب الأ شربۃ ، باب شراب الحلواء والعسل'' میں تعلیقاً ذکر فرمایا ہے۔

۷۔ عن عطاء قال: قالت عائشة رضی اللّٰہ عنہا: اَللّٰھُمَّ لاتشف من استشفی بالخمر۔

(شرح معانی الآثار للطحاوی)

حضرت عطاءؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس شخص کو شفاء مت دے جو شراب سے شفاء حاصل کرے۔

تداوی بالمحرم کے جواز کے قائل ائمہ کی طرف سے جواب

(17)

جو حضرات فقہاء ''تداوی بالمحرم'' کے جواز کے قائل ہیں، وہ مندرجہ بالا احادیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ احادیث اور آثار ''حالت اختیار'' پر محمول ہیں۔ حالت اختیار کا مطلب یہ ہے کہ اس مرض کی دوسری دواء کے بارے میں علم ہو۔ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے ''عمدۃ القاری'' (ج۱ص ۲۹۰) میں، علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ''فیض الباری'' (ج۱ص ۳۲۹) میں، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ''بذل المجہود'' (ج۱۶ ص۱۹۹) میں اور علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے ''معارف السنن'' (ج۱ ص۲۷۸) میں اسی جواب کو اختیار فرمایا ہے۔

اور علامہ شیخ محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''امانی الاحبار'' میں

بھی ان احادیث کا یہی جواب دیا ہے۔ علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ اضافہ بھی فرمایا ہے کہ:

جاء اليقين باباحة الميتة والخنزير عند خوف الهلاك من الجوع، فقد جعل تعالىٰ شفاء نامن الجوع المهلك فيما حرّم علينا فى تلك الحال ونقول: نعم ان الشيئى مادام حراماً علينا فلا شفاء لنا فيه فاذا اضطررنا اليه فلم يحرم علينا حينئذ بل هو حلال فهولنا حينئذ شفاء، وهذا ظاهر الخبر۔

یعنی اگر بھوک سے ہلاک ہو جانے کا خوف ہو تو اس وقت مردار جانور اور خنزیر کا مباح ہونا یقینی ہے، اس سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے ہلاک کرنے والی بھوک کے وقت ایسی چیز کے اندر ہمارے لئے شفاء رکھی ہے جو اس حالت میں ہمارے اوپر حرام تھی۔ اور ہم کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے جب تک کوئی چیز ہم پر حرام ہوگی، اس وقت تک اس کے اندر ہمارے لئے شفاء نہیں ہوگی، لیکن جب ہم اس کے استعمال کی طرف مجبور ہو جائیں گے تو اس وقت وہ چیز ہم پر حرام نہیں رہے گی بلکہ وہ حلال ہو جائے گی، لہٰذا اس وقت وہ چیز ہمارے لئے شفاء بن جائے گی، یہ بات بالکل واضح ہے۔

(۱۵)

واللّٰہ سبحانہ و تعالیٰ أعلم۔